***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Review of the Methodology and Style of Mufti Muhammad Alimuddin's Works and Translations

مفتی محمد علیم الدین کی تصانیف وتراجم کے منہج واسلوب کا تحقیقی جائزہ

Muhammad Zubair
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore
Asalaam437@gmail.com
Dr. Muhammad Imran
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

ABSTRACT

This research summary highlights that Mufti Muhammad Aleem al-Din Naqshbandi is among the distinguished contemporary scholars who have adopted a balanced, scholarly, and moderate methodology in the fields of authorship, compilation, and translation. The central focus of his academic contributions is the sound understanding of the Qur'an and Sunnah, the promotion of juristic insight, and providing intellectual and practical guidance to the Muslim Ummah along the path of moderation. His works are characterized by academic integrity, careful use of authentic sources, and deep respect for the interpretive legacy of the great scholars of Islam. The study reveals that the methodology of Mufti Muhammad Aleem al-Din Naqshbandi is fundamentally rooted in a strong reliance on transmitted sources (naqli evidences) accompanied by a balanced and reasoned analytical explanation (aqli reasoning). When addressing any issue, he systematically presents Qur'anic verses, authentic Prophetic traditions, reports of the Companions ,(رضي الله عنهم) and the opinions of the juristic Imams in a coherent and interconnected manner. A distinctive feature of his approach is his avoidance of unnecessary rigidity or sectarian bias in matters of juristic disagreement. Instead, he guides the reader toward the strongest opinion with academic fairness, thereby cultivating intellectual breadth and moderation.The style of his authored and compiled works is not only scholarly but also reformative and educational. Rather than merely listing legal rulings, he elaborates on their background, underlying wisdom, and practical application in contemporary contexts. This methodological depth makes his writings equally beneficial for students of religious seminaries, scholars, and educated lay readers. His language is clear, idiomatic, and free from ambiguity, which enhances effective communication of complex academic material.In the field of translation, Mufti Muhammad Aleem al-Din Naqshbandi's methodology is particularly noteworthy. He does not regard translation as a mere literal transfer of words; rather, he prioritizes conceptual and contextual translation to convey the original author's intent and intellectual spirit accurately to the Urdu readership. To achieve this, he often provides explanatory notes and clarifications to elucidate technical terms, juristic nuances, and subtle scholarly points found in the original Arabic texts. This approach significantly facilitates a deeper and more accurate understanding of the source material for readers unfamiliar with the original language.The research further concludes that Mufti Muhammad Aleem al-Din Naqshbandi's authored and translated works meet high academic standards while simultaneously addressing the intellectual and practical challenges of the modern era. His methodology represents a harmonious synthesis of tradition

and renewal, preserving the classical scholarly heritage while presenting it in a form accessible to the contemporary mind. Consequently, his scholarly contributions constitute a valuable addition to Urdu Islamic literature and provide a solid foundation for future academic research in the fields of Islamic studies, jurisprudence, and religious thought.

***Keyword**: Mufti Alim Al-Din, Services, Classifications and Works, Method and Style, Division, Benefits, Importance.*

انسانی تاریخ میں وہ لمحہ سب سے زیادہ بابرکت اور انقلاب آفرین تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی۔ قرآن کا نزول صرف ایک آسمانی کلام کا نزول نہ تھا بلکہ یہ ایک فکری، اخلاقی اور تہذیبی انقلاب کا آغاز تھا جس نے دنیا کے نقشے کو بدل کر رکھ دیا۔ قرآن کا نزول تدریجی انداز میں تقریباً تیئیس برس کے عرصے میں ہوا تاکہ اُمت کی تربیت اور رہنمائی آہستہ آہستہ اور حالات کے مطابق کی جاسکے۔ نزول کے بعد قرآن کے تحفظ اور جمع و تدوین کا مرحلہ آیا۔ نبی اکرم ﷺ کے دور ہی میں صحابہ کرامؓ آیات کو یاد کرتے اور مختلف مواد پر لکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے کاتبینِ وحی مقرر فرمائے جن میں حضرت زید بن ثابتؓ نمایاں ہیں۔ بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں قرآن کو باضابطہ طور پر یکجا کیا گیا۔ اس جمع و تدوین نے قرآن کی ابدی حفاظت کو یقینی بنایا۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں امت میں یکسانیت قائم رکھنے کے لیے مصحفِ عثمانی تیار کیا گیا اور مختلف قراءات کو منضبط کر کے ایک معیاری مصحف امت کے حوالے کیا گیا۔ قرآن کی تفہیم کے لیے تفاسیر کا ایک سنہری سلسلہ شروع ہوا۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین نے قرآن کی شرح و وضاحت کی اور پھر بڑے مفسرین نے اصولِ تفسیر مرتب کیے۔

قرآن وحدیث کی کتابت کا پس منظر

قرآن مجید کا نزول اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ یہ تدریجی طور پر 23 سال میں نازل ہوا تاکہ انسان کو تعلیم و تربیت کے تمام مدارج میں آہستہ آہستہ مکمل ہدایت دی جائے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ [1]

بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ قرآن کا نزول ایک عظیم رات میں ہوا، جسے شبِ قدر کہا گیا۔ اس رات کا انتخاب اس کلامِ الٰہی کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ تدریجی نزول کی حکمت یہ تھی کہ لوگوں کے دلوں پر ہدایت کے بوجھ کو آسانی سے ڈالا جائے اور عملی زندگی میں قرآن کی روشنی میں مرحلہ وار تبدیلی لائی جائے۔

جمع وتدوینِ قرآن وحدیث

عہدِ نبوی ﷺ میں قرآن کو یاد بھی کیا جاتا اور مختلف صحیفوں پر لکھا بھی جاتا تھا۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کے دور میں اسے پہلی بار باضابطہ جمع کیا گیا۔

---

[1] القدر:1

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: «فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ»[2]

زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: میں قرآن کو اکٹھا کرنے لگا، اسے کھجور کی ٹہنیوں، پتھروں کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں (یادداشت) سے جمع کرتا رہا۔

یہ روایت قرآن کی حفاظت کے خدائی انتظام کا مظہر ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کے ضائع ہونے کے خدشے کو ختم کرنے کے لیے جمع و تدوین کا فیصلہ کیا۔ اس اقدام نے قرآن کی حفاظت کو قیامت تک کے لیے یقینی بنا دیا۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں امت کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لیے قرآن کو ایک معیار پر جمع کیا گیا۔ مختلف لہجوں کی قراءت کو محدود کر کے ایک ضابطہ بنایا گیا۔

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «لَوْ لَمْ يَفْعَلْهُ عُثْمَانُ لَفَعَلْتُهُ»[3]

سیدنا علیؓ نے فرمایا: اگر عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔

یہ اقدام دراصل امت کو اختلاف اور انتشار سے بچانے کے لیے تھا۔ مصحفِ عثمانی نے قرآن کی قراءت کو ایک ضابطے کے تحت منظم کر دیا اور امت کو ہمیشہ کے لیے ایک وحدت بخشی۔

مفتی محمد علیم الدین کی تصانیف و تالیفات

ابتدا میں صحابہ کرامؓ نے احادیث کو حفظ اور روایت کے ذریعے محفوظ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا:

«نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا، فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا» [4]

بعد میں تابعین نے حدیث کو جمع کیا اور امام مالکؒ کی الموطأ کو اس باب میں اولین جامع کاوش کا درجہ حاصل ہے۔ تیسری صدی ہجری میں علمِ حدیث کو ایک معیاری شکل ملی اور صحاح ستہ کی تدوین نے اسے مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔ اس طرح بخاری و مسلم سمیت دیگر کتبِ حدیث نے اُمت کو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے قابلِ اعتماد ذخیرے سے بہرہ مند کیا۔ یوں قرآن و حدیث کی حفاظت، جمع و تدوین اور تشریح و تفہیم کی یہ علمی روایت صدیوں سے امت کے علما کے ذریعے قائم رہی۔ اسی تاریخی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے برصغیر کے عظیم علما نے قرآن و حدیث پر مبنی علمی ذخیرہ مرتب کیا۔ انہی علما میں ایک درخشاں نام مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کا ہے جنھوں نے قرآن و حدیث پر مشتمل کتب تصنیف کر کے علمی دنیا کو ایک قیمتی سرمایہ عطا کیا۔ اس قیمتی سرمایہ کا تعارف اور تحقیقی جائزہ پیش کرنے سے قبل اختصاصی اور تمہیدی قرآن و حدیث پر مشتمل کتب کا پیش منظر پیش کرتا ہوں۔

---

[2] امام بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، حدیث: 4989۔ 3/226

[3] امام بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، حدیث: 4987۔ 3/225

[4] أبو داود، سلیمان بن الأشعث بن إسحاق، سنن أبي داود، حدیث: 3660۔2/438

قرآن وحدیث سے متعلق تصنیف و تالیف

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کی کتاب شریعت وطریقت کے نیرِ تاباں جو کہ اصل میں خواجہ محمد سلطان عالم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے کے نبیرہ عارف باللہ مولانا خواجہ حافظ محمد عبد الواحد صدیقی المعروف حاجی پیر صاحب کی حیاتِ وسیرت مبارکہ پر مشتمل ہے لیکن مضامین وتحریر کے اعتبار سے مصنف کی قرآن وحدیث سے لگن کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ کتاب تصوف اور فقہ کے امتزاج پر مبنی ایک جامع تحقیقی رسالہ ہے۔

1.شریعت وطریقت کے نیر تاباں

کتاب کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ شریعت اور طریقت علیحدہ نہیں بلکہ ایک دوسرے کے تکمیل کنندہ ہیں۔ شریعت انسان کے ظاہری اعمال کو منظم کرتی ہے، جبکہ طریقت دل کی صفائی، اخلاق کی درستگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ کتاب میں درج ذیل موضوعات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں:

- شریعت کی تعریف، اصول اور مقاصد
- طریقت کے مراحل اور روحانی ترقی
- قرآن وحدیث میں شریعت وطریقت کا تعلق
- عملی زندگی میں ان دونوں کے امتزاج کی ضرورت
- عصر حاضر میں اخلاقی اور روحانی فقدان اور اس کا حل

آیاتِ قرآنیہ سے استدلال

مصنف نے کتاب میں متعدد آیات اور احادیث کا حوالہ دیا ہے اور پہلے صفحہ پر ہی قرآن کا پیغام دیا۔ مثال کے طور پر، شریعت اور طریقت دونوں کی بنیاد قرآن کی یہ آیت ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝[5]

اے اطمینان پانے والی جان! اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے (نیک) بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اس سے مراد وہ نفس ہے جو ایمان، ذکرِ الٰہی اور اعمالِ صالحہ کے ذریعے سکون واطمینان پا چکا ہو۔ جس دل میں دنیاوی خواہشات کا غلبہ نہیں بلکہ اللہ پر بھروسہ اور آخرت کی فکر ہو۔

---

[5] الفجر:27تا30

یہ خطاب موت کے وقت یا قیامت کے دن مومن بندے کی روح کو کیا جائے گا کہ وہ اپنے رب کے پاس واپس آ جائے۔ یعنی اصل مقام، اللہ کی رضا کی طرف لوٹ آ۔ یعنی یہ نفس اپنے رب کے فیصلوں سے خوش اور مطمئن ہو گا، اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو گا۔ یہ جنتی نفس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنے خاص بندوں (انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین) کی جماعت میں شامل کرے گا۔ یہ سب سے بڑی عزت ہے کہ انسان کو نیک لوگوں کی صف میں جگہ ملے۔ یعنی اس راضی شدہ نفس کو حکم ہو گا کہ اب ہمیشہ کی راحت والی جنت میں داخل ہو جا، جو رب نے اپنے مقربین کے لیے تیار کی ہے۔

2. دلیل زائرِ حرمین (مختصر)

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کی کتاب دلیل زائرِ حرمین (مختصر) اسلامی تعلیمات میں حج اور عمرہ کے اعمال کی وضاحت اور رہنمائی پر مبنی ایک مختصر لیکن جامع رسالہ ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے جو حرمین شریفین کی زیارت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مصنف نے قرآن و حدیث کے حوالے سے زیارت کے فضائل، ارکان و واجبات، سنتیں اور مکروہات کو واضح کیا ہے۔

احادیثِ نبویہ کے مضامین

کتاب کا بنیادی مقصد قاری کو حج و عمرہ کی ادائیگی کے ہر پہلو سے روشناس کروانا ہے تاکہ وہ مکمل اور صحیح طریقے سے عبادات انجام دے سکیں۔ مصنف نے کتاب میں درج ذیل موضوعات تفصیل سے بیان کیے ہیں:

- حج و عمرہ کی تعریف اور اہمیت
- قرآن و سنت میں زیارت اور اس کے فضائل
- اعمال حج و عمرہ: احرام باندھنے، طواف، سعی، اور دیگر ارکان
- واجبات، سنتیں اور مکروہات
- زائر کے اخلاق و آداب
- عملی رہنمائی اور عام غلطیوں سے بچاؤ
- کتاب میں متعدد آیات اور احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے جو حج و زیارت کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن میں ارشاد ہے:
- وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ[6]
- یہ آیت زیارت کے عمومی اصول اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری کو بیان کرتی ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی متعدد احادیث میں حج و عمرہ کے اعمال کی ترتیب اور صحیح طریقہ بیان ہوا ہے۔

---

[6] الحج:27

تحقیقی منہج

دلیل زائرِ حرمین (مختصر) تحقیقی لحاظ سے اہم ہے کیونکہ یہ مختصر ہونے کے باوجود تمام ضروری اصول و قواعد کو جامع انداز میں پیش کرتی ہے۔ طلبہ، علماء، اور زیارت کے خواہشمند افراد کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے، جس سے وہ حج و عمرہ کے دوران کسی قسم کی شرعی غلطی سے بچ سکتے ہیں۔

3. دلیل زائرِ حرمین (جامع)

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کی کتاب دلیل زائرِ حرمین (جامع)، حج و عمرہ کی مکمل اور تفصیلی رہنمائی پر مبنی ایک جامع رسالہ ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے ایک مستند اور مفصل رہنما کے طور پر پیش کی گئی ہے تاکہ قاری کو حرمین شریفین کی زیارت کے تمام مراحل اور شرعی احکام سے آگاہ کیا جاسکے۔ اس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اعمال حج و عمرہ کی تفصیلات، واجبات، سنتیں، مکروہات اور زائر کے آداب کو مرحلہ وار بیان کیا گیا ہے۔

موضوعات کتاب

کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ زائرین نہ صرف حج و عمرہ کی ادائیگی کے دوران صحیح طریقہ اپنائیں بلکہ ان کے دل و روح کی تربیت بھی ہو۔ مصنف نے کتاب میں درج ذیل موضوعات کو تفصیل کے ساتھ شامل کیا ہے:

- حج و عمرہ کی تعریف، فلسفہ اور اہمیت
- قرآن و سنت میں زیارت اور اس کے فضائل
- احرام، طواف، سعی، قیام عرفات، رمی جمار اور قربانی کے مراحل
- واجبات، سنتیں اور مکروہات کی وضاحت
- زائر کے اخلاق و آداب اور روحانی تیاری
- عام غلطیوں سے بچاؤ اور عملی ہدایات
- احکام کے مختلف مسایل اور فقہی اختلافات کی وضاحت

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: قرآن مجید نے ایمان کی پہچان اور اس کے نشانات و نتائج کو اخلاقِ حسنہ قرار دیا اور اخلاقِ حسنہ کو اہلِ ایمان کی ممتاز صفت بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾[7] بلاشبہ وہ مؤمن کامیاب ہیں جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار

[7] المؤمنون: 1-8

کرتے ہیں، لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی امانتوں اور وعدوں کے محافظ ہیں۔ان آیات میں وقار و تمکنت (لغو امور سے احتراز)، فیاضی (زکوٰۃ کی ادائیگی)، ایفائے عہد اور حفظِ امانت کو بنیادی صفات قرار دیا گیا ہے۔یہی حال نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا ہے کہ یہ سب اخلاقِ عالیہ کے فروغ کا ذریعہ ہیں۔[8]

4.آثارِ اخلاق

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کی کتاب آثارِ اخلاق اسلامی تعلیمات اور اخلاقی تربیت پر مبنی ایک علمی و تحقیقی رسالہ ہے۔اس کتاب میں قرآن و حدیث کے مختلف موضوعات کو تناظر میں رکھتے ہوئے انسانی اخلاق، عادات، اور کردار کی اصلاح پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کا مقصد اور موضوعات

کتاب آثارِ اخلاق کا بنیادی مقصد انسان کی اخلاقی تربیت، سماجی اور روحانی اصلاح اور اسلامی اقدار کی بیداری ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے کتاب میں درج ذیل موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے:

- ذکر اور یادِ الٰہی کی فضیلت: قرآن و سنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت اور اس کے روحانی فوائد بیان کیے گئے ہیں۔
- صبر اور شکر: زندگی کی مشکلات میں صبر اور اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنے کے عملی طریقے۔
- تواضع اور عاجزی: انسان کے اخلاق میں تواضع اور عاجزی پیدا کرنے کے اصول اور ان کے سماجی اثرات۔
- صداقت اور امانت: اخلاقی اور سماجی زندگی میں صداقت اور امانت کی اہمیت۔
- مہربانی اور ہمدردی: دوسروں کے حقوق اور مسائل میں ہمدردی اور مدد کا کردار۔
- بچوں، یتیموں اور خواتین کے حقوق: معاشرتی انصاف اور انسانی حقوق کے عملی پہلو۔
- انفاق اور خیرات: مال و دولت کی تقسیم اور ضرورت مندوں کی مدد کی فضیلت۔
- روحانی و اخلاقی تربیت: عبادات اور اخلاق کے ذریعے قلبی اور روحانی تزکیہ۔

کتاب میں متعدد قرآن و حدیث کے دلائل شامل ہیں جو اخلاق حسنہ کے فروغ، معاشرتی اصلاح اور فرد کی تربیت میں مدد دیتے ہیں۔مثال کے طور پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا[9]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ أَعْلَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَزْكَاهَا؟ ذِكْرُ اللَّهِ»

---

[8] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، آثارِ اخلاق، ص29

[9] الأحزاب:41

یہ اقتباسات نہ صرف یادِ الٰہی کی فضیلت بیان کرتے ہیں بلکہ مؤمن کے کردار واخلاق کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

لغوی واصطلاحی تعریف

"عبادت" کا لغوی معنی ہے: کسی چیز کے آگے جھکنا، اس کی عظمت وبڑائی کو تسلیم کرنا، اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں:

«العبادةُ هي الامتثالُ لأمرِ اللهِ وطاعتهُ بالقولِ والعملِ والخُلقِ»[10]

اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکانا اور اس کی عظمت وبڑائی کو تسلیم کرنا ہے۔

لغوی طور پر عبادت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکانا اور اس کی عظمت وبڑائی کو تسلیم کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر یہ ہر وہ عمل ہے جو اللہ کی خوشنودی اور رضا کے لیے کیا جائے، چاہے وہ قول ہو، فعل ہو یا دل کی نیت۔

سیرت وسوانح نگاری سے متعلق تصنیف وتالیف

سیرتِ طیبہ کی کتابت اسلامی تاریخ کا بنیادی سنگِ میل ہے۔ قرآنِ کریم نے حضور ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا، جس نے سیرت کو ایک مستقل علم کی حیثیت عطا کی۔ سیرت کی تدوین نے امت کو دینی احکام کی عملی تصویر مہیا کی اور دین کے پیغام کو زیادہ واضح کر دیا۔ قرآن مجید کی نص:

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْـَٔاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا [11]

"بیشک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔"

1-سیرۃ النبی ﷺ پر مشتمل تصانیف وتالیف

- **نام کتاب:** بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ (عربی)
- **ترجمہ بنام:** سیرتِ سید الانبیاء ﷺ
- **مترجم:** علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
- **سببِ تحریر:** شیخ کبیر حضرت مخدوم مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی (م1174ھ) کی لکھی ہوئی اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔
- **موضوع کتاب:** نبی کریم سیرت النبی ﷺ پر جامع اور منفرد کتاب
- **پبلشرز:** مظہر علم کالا خطائی جی ٹی روڈ شاہدرہ، لاہور۔

[10] ابن قیم الجوزیۃ، محمد بن أبي بکر، مدارج السالکین، بیروت: دار الفکر، 1995، 1/23

[11] الأحزاب: 21

- **تقسیم کار:** مکتبہ العصر جی ٹی روڑ (کریالہ) سرائے عالمگیر
- **طبع دوم:** مارچ 2003ء

"بذلُ القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ" ایک ایسی علمی تصنیف ہے جو سیرتِ طیبہ ﷺ کے اہم واقعات کو سال بہ سال ترتیب کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ یہ کتاب سیرت نگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے اور اسلامی تاریخ کے محققین کے لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

سببِ تحریر

یہ کتاب دراصل شیخ کبیر حضرت مخدوم مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی (م1174ھ) کی یادگار علمی خدمت ہے۔ انہوں نے اسے امت کو نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے جامع واقعات فراہم کرنے کے لیے تحریر کیا۔ بعد میں اس کا ترجمہ کیا گیا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

موضوع کتاب

اس تصنیف کا موضوع سیرت النبی ﷺ ہے، جس میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے تمام اہم مراحل کو تفصیل اور ترتیب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں صرف روایات ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ محققانہ ترتیب و تناظر بھی شامل کیا گیا ہے۔

2-سیرتِ مجدد الف ثانی (م1050ھ) کا اختصاصی جائزہ

- **نام کتاب:** سیرتِ مجدد الف ثانی
- **مصنف:** مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
- **سببِ تحریر:** مجدد الف ثانی کے حالاتِ زندگی کی ایک جھلک سنگیوں مریدین کو پیش کرنا۔
- **موضوع کتاب:** مجدد الف ثانی کی سوانح حیات کو اس کتاب کا موضوع بحث بنایا گیا ہے۔
- **ولادت:** آپ کی ولادت 971ھ / 1564ء میں سرہند (مشرقی پنجاب، ہندوستان) میں ہوئی۔
- **تعلیم و تربیت:** ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ بعد میں دہلی، سکندر آباد اور دیگر مراکز میں علوم کی تکمیل کی۔

سیرتِ مجدد الف ثانی" ایک جامع اور قیمتی تصنیف ہے، جس میں مجدد الف ثانیؒ کی شخصیت، علمی مقام اور اصلاحی کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ایک سوانحی مجموعہ ہے بلکہ روحانی، فکری اور علمی رہنمائی کے حوالے سے بھی اہمیت رکھتی ہے۔

سببِ تحریر

اس کتاب کی تصنیف کا مقصد مجدد الف ثانیؒ کے حالاتِ زندگی کی جھلک اپنے سنگیوں اور مریدین کے سامنے رکھنا تھا۔ اس میں ان کے علمی کارنامے، روحانی فیوض اور اصلاحی خدمات بیان کیے گئے ہیں تاکہ قارئین اپنے اندر فکری بیداری اور روحانی تعلق پیدا کر سکیں۔

موضوع کتاب

کتاب کا اصل موضوع مجد د الف ثانیؒ کی سوانحِ حیات ہے۔ ان کی ولادت سے لے کر وفات تک کے حالات، تعلیم و تربیت، دینی جدوجہد، فکری جہاد اور اصلاحی کوششیں اس کتاب کا حصہ ہیں۔ یہ کتاب ایک تاریخی دستاویز کے طور پر بھی دیکھی جاسکتی ہے، جسے محققین اور عوام دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

3-سیرتِ پیر محمد نیک عالم (م1319ھ) کا اختصاصی جائزہ

- **نام کتاب:** سرچشمہ ھدی پیر سید نیک عالم شاہ
- **سببِ تحریر:** حضرت پیر محمد نیک عالم شاہ کا ذوق عبادت و ریاضت عوام الناس میں اجاگر کرنا۔
- **موضوع کتاب:** قبلہ عالم حضرت پیر محمد نیک عالم شاہ کی سوانح حیات۔

اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد حضرت پیر محمد نیک عالم شاہؒ کے ذوقِ عبادت و ریاضت اور ان کی روحانی زندگی کو عوام الناس میں اجاگر کرنا ہے۔ تاکہ لوگ ان کی دینی جدوجہد، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق سے متاثر ہو کر اپنی زندگی میں اصلاح کی راہ اختیار کریں۔

4-سیرتِ خواجہ محمد سلطان عالم (م1353ھ) کا اختصاصی جائزہ

- نام کتاب: آفتابِ مشائخ
- سببِ تحریر: قبلہ عالم قاضی خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی نقشبندی مجددی کے احوال و آثار کو اجاگر کرنا۔
- موضوع کتاب: قبلہ عالم قاضی خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی نقشبندی مجددی ک (م1353ھ) کی سوانح حیات
- تصحیح کنندگان: مفتی محمد رفیق مجددی اور مولانا عبد المصطفیٰ

اس کتاب کی تصنیف کا اصل مقصد قاضی خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی نقشبندی مجددیؒ کے احوال و آثار کو عام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ تاکہ نئی نسل آپ کی عبادت، ریاضت، تعلیمات اور اصلاحی کردار سے واقف ہو اور آپ کے طرزِ حیات کو اپنی عملی زندگی میں مشعلِ راہ بنا سکے۔

5-سیرت بی بی پاک دامن (م1405ھ) کا اختصاصی جائزہ

- **نام کتاب:** تذکرہ پاک دامن
- **سببِ تحریر:** عارفہ کشمیر حضرت سجادہ بیگم مائی صاحبہ کلاں کی حیات و خدمات سے خواتین کو دینا۔
- **موضوع کتاب:** سجادہ بیگم بنت فتح بیگم بنت محمد بخش کی سوانح حیات۔

اس کتاب کی تصنیف کا اصل مقصد خواتین کو حضرت سجادہ بیگم مائی صاحبہ کلاںؒ کی حیات و خدمات سے روشناس کرانا ہے۔ آپ کی عبادت، ریاضت اور خدمتِ خلق کو اجاگر کر کے خواتین میں دینی شعور بیدار کرنا اور انہیں عملی زندگی میں نیک نمونہ فراہم کرنا مقصود تھا۔

6-سیرت قاضی محمد صادق صدیقی مجددی (م1430ھ)کا اختصاصی جائزہ

- **نام کتاب:** شہریارِ طریقت
- **سببِ تحریر:** خواجہ عالم قاضی محمد صادق کا مختصر تعارف پیش کرنا تاکہ اہل طریقت وشریعت مشعلِ راہ بنائیں۔
- **موضوع کتاب:** خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی مجددی کی مختصر سوانح حیات اور تصوف کے چند ایک مباحث کا تعارف

اس کتاب کی تصنیف کا اصل مقصد حضرت خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی مجددیؒ کا مختصر تعارف پیش کرنا ہے تاکہ اہلِ طریقت وشریعت آپ کی سیرت وکردار سے روشنی حاصل کر سکیں اور اپنی زندگیوں میں آپ کی تعلیمات کو مشعلِ راہ بنا سکیں۔

کتاب کا موضوع حضرت خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی مجددیؒ کی مختصر سوانحِ حیات اور ساتھ ہی ساتھ تصوف کے چند اہم مباحث ہیں۔ ان مباحث کے ذریعے قاری کو نہ صرف آپ کی شخصیت سے آگاہی ملتی ہے بلکہ تصوف کے بنیادی اصولوں اور عملی پہلوؤں کی وضاحت بھی ہوتی ہے۔

7-سیرت خواجہ محمد عبد الواحد(م1434ھ)کا اختصاصی جائزہ

- **نام کتاب:** شریعت وطریقت کے نیر تاباں
- **سببِ تحریر:** خواجہ محمد عبد الواحد صدیقی مجددی کی حیات پر پیش کیا گیا جامع تحقیقی مقالہ۔
- **موضوع کتاب:** عارف باللہ مولانا خواجہ محمد عبد الواحد صدیقی مجددی المعروف حاجی پیر صاحب(م1434ھ)۔

اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد حضرت خواجہ محمد عبد الواحد صدیقی مجددیؒ کی حیات وخدمات پر ایک جامع تحقیقی مقالہ پیش کرنا تھا۔ اس کے ذریعے نہ صرف آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو اجاگر کیے گئے ہیں بلکہ قاری کو آپ کی روحانی ودینی تعلیمات سے بھی روشناس کرایا گیا ہے۔

تصوف سے متعلق تصنیف وتالیف

مفتی محمد علیم الدین کتبِ تصوف ولغات سے قبل تصوف کا تعارف پیش کرتا چلوں تاکہ ایک قاری کو پہلے تصوف کا معنی ومفہوم معلوم۔ کیونکہ اسی تصوف کے شعبہ کی دعوت وتبلیغ کے مراکز کا نام خانقاہ ہے اور اسی تناظر میں ان صوفیاء کا طرز زندگی معلوم ہو۔ اس کیلیے سب سے پہلے لفظ تصوف کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ تصوف کا لفظ بابِ تفعل کا مصدر ہے جس کا معنی ہے:

فلان صار من الصوفية"

فلاں آدمی صوفیاء میں سے ہو گیا۔[12]

باب تفعل کے خاصیات میں سے ایک خاصیت تکلف ہے چنانچہ مصباح اللغات میں ہے:

---

[12] المعجم الوسیط، مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاهرۃ دار الدعوۃ، قاهرۃ(س-ن)، 574/1

"صوفی بننا یا صوفیوں سی عادت بنانا۔"[13]

تصوف کی کئی تعریفات کی گئی ہیں، چنانچہ مشہور صوفی قطب الدین ابو المظفر المروذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تصوف کی بیس تعریفیں نقل کی ہیں[14]۔ علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں پچاس سے زیادہ تعریفیں لکھی ہیں اور کہا ہے کہ یہ تعریفیں میں نے متقدمین صوفیاء سے اخذ کی ہیں[15]۔ مشہور مستشرق نکلسن نے اٹھتر (۷۸) تعریفات ذکر کی ہیں[16]۔ الحامدی نے اپنی کتاب "الانسان والاسلام" میں لکھا ہے کہ تصوف کی دو ہزار سے زیادہ تعریفات منقول ہیں[17]۔

1-خانقاہ مجددی کا علمی ماحول

- **نام کتاب:** خانقاہ مجددی کا علمی ماحول
- **سببِ تحریر:** بعض لوگ جو صوفی کو تسبیح و جائے نماز تک محدود سمجھتے ہیں انکو خانقاہی علمی ماحول سے آگاہی دینا۔
- **موضوعاتِ تصوف:** مجدد الف ثانی کے علمی تحقیقی ورثہ کی اشاعت، رفیع الدین نے فیروز شاہ کے زمانہ میں بنیاد رکھی، مجدد الف ثانی کے والد مخدوم عبد الاحد نے اسے ارتقاء بخشا۔

2-شہریارِ طریقت

- **نام کتاب:** شہریارِ طریقت
- **سببِ تحریر:** خواجہ عالم قاضی محمد صادق کا مختصر تعارف پیش کرنا تاکہ اہل طریقت و شریعت مشعلِ راہ بنائیں۔
- **موضوع کتاب:** خواجہ عالم قاضی محمد صادق صدیقی مجددی کی مختصر سوانح حیات اور تصوف کے چند ایک مباحث کا تعارف۔

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے خانقاہ اور تصوف کے کردار پر جامع انداز میں محققانہ تصانیف پیش کیں ہیں۔ عصر حاضر میں ایک عام قاری جب لفظ خانقاہ پڑھتا ہے تو وہ سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہے کہ خانقاہ کیا ہے جبکہ مسجد مدرسہ چونکہ عام ہے اس لئے ان کو متعارف کرانے کی ضرورت پیش نہیں آتی لیکن آج کے دور میں بد قسمتی سے چونکہ خانقاہی نظام ناپید ہو چکا ہے اور عبادت و ریاضت کا وہ ذوق و شوق نہیں رہا اس لئے خانقاہیں ہی نہیں رہی اور اگر ہیں تو ان میں عبادت و ریاضت وہ یادِ الٰہی کی سسکیاں نہیں ہیں۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی لکھتے ہیں:

---

13 ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ، مصباح اللغات، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور، ۱۹۹۹ء، ص 463

14 عبد الوهاب بن احمد بن علي الحَنَفی الشعرانی، الطبقات الکبریٰ للشعرانی مطبعہ عمامریہ عثمانیہ، القاہرہ، ۱۳۰۵ھ، 1/ 14

15 عبد الکریم القریشی، الرسالۃ القشیریۃ دار الکتب الحدیث، القاہرہ، ۱۹۷۴ء، 1/ 65

16 عبد الرحمٰن الجامی، نفحات الانس: فارسی ایڈیشن، ایران، ۱۳۳۷ھ، ص 38

17 محمد ابو الہدی الرفاعی، قلادۃ الجواہر فیذکر الرفاعی اتباعھا لاکابر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۰ھ، ص 375

خانقاہی نظام سے مراد وہ دینی و علمی مراکز ہیں جو تاریخ اسلام کے ہر دور میں صوفیائے کرام نے طالبانِ حق کی تربیت کے لئے بنائے۔[18]

خانقاہ کی اصطلاح عام طور پر ہمارے ذہن میں ایک ایسے مقام کی یاد دلاتی ہے جہاں صوفیاء کرام ذکر واذکار میں مشغول رہتے ہیں، مصلیٰ اور تسبیح ان کی پہچان سمجھی جاتی ہے، اور وہاں زیادہ تر روحانی عبادات ہی کا گمان ہوتا ہے۔ لیکن اگر تاریخ اسلام کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ خانقاہ محض ذکر وفکر اور انفرادی ریاضت کی جگہ نہیں بلکہ ایک عظیم علمی و عملی مرکز ہوا کرتی تھی۔ یہی وہ مراکز تھے جنہوں نے نہ صرف روحانیت کو زندہ رکھا بلکہ علمی، فکری اور معاشرتی قیادت بھی فراہم کی۔

مفتی محمد علیم الدین کی تراجم کتب کا منہج واسلوب

- ذیل میں دنیائے اسلام کی عظیم ہستی مفتی محمد علیم الدین کی ترجمہ کی گئی کتب کا تحقیقی جائزہ پیش کروں گا جس سے ان کے علمی مقام ومرتبہ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ سب سے پہلے کتب کی نوعیت معلوم کرنے کیلئے اجمالی خانہ پیش کروں گا پھر کتاب کا علمی جائزہ، اور آخر میں علمی نوعیت۔

علم العقائد کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: علم العقائد
- موضوعی نوعیت: کلامی مباحث
- کتاب بنام: المعتمد فی المعتقد
- مصنف کتاب: شہاب الدین تورپشتی (م630ھ)
- علمِ عقائد اسلامی فکر کا وہ مضبوط ستون ہے جس کی بدولت امت کے نظریاتی تشخص، دینی فہم اور ایمانی استقامت کو ہمیشہ دوام ملا۔ قدیم وجدید فکری مناہج میں متکلمین کی خدمات خصوصاً ایسی بنیادی واصولی کتب جنہوں نے عقلی ونقلی برہان کے امتزاج سے عقائدِ حقہ کو محفوظ کیا، اسلامی علمی روایت کا لازمی حصہ رہی ہیں۔ انہی قابلِ قدر متون میں شہاب الدین تورپشتیؒ (م630ھ) کی شہرۂ آفاق کتاب المعتمد فی المعتقد اپنی جامعیت، گہرائی اور معتدل کلامی طرزِ فکر کے اعتبار سے ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس اہم علمی ذخیرے کا اردو ترجمہ کرنا نہ صرف فنی مہارت بلکہ دقیق علمی بصیرت بھی چاہتا ہے۔

علم السیر والمغازی کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: سیرت النبی ﷺ
- موضوعی نوعیت: نبی کریم کی سیرت پر جامع کتاب

[18] مفتی محمد علیم الدین، شہریارِ طریقت، ص:22

- کتاب بنام: بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ
- مصنف کتاب: شیخ کبیر حضرتِ مخدوم مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی (م1174
- یہ کتاب حضور پاک ﷺ کی زندگی کے اہم اور متنوع واقعات کا مفصل بیان پیش کرتی ہے، جس میں غزوات، سفری حالات، اجتماعی و انفرادی واقعات شامل ہیں۔ اس جامع سیرت کی اردو میں ترجمہ کاری کا کام مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے نہایت فنی اور علمی مہارت کے ساتھ انجام دیا، جس سے یہ کتاب اردو قاری کے لیے آسان اور قابلِ فہم بن گئی۔ ترجمہ محض لغوی نہیں بلکہ فکری و تحقیقی اعتبار سے بھی قابلِ قدر ہے، جو آج کے دور میں سیرت کی تعلیم و تدریس کے لیے ایک معتبر ذریعہ ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"وكان رسول الله ﷺ قدوة حسنة في جميع أحواله، فتتبع سيرته، تجد الدروس والعبر في كل حادثة، ومنها الغزوات التي كانت معارك فتح وهداية."[19]

"رسول اللہ ﷺ تمام حالات میں بہترین نمونہ تھے، ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ہر واقعے میں عبرت اور سبق ملتے ہیں، خاص طور پر غزوات جو فتح و ہدایت کی جنگیں تھیں۔"

- جہاں مؤلف نے حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کو بطور "قدوة حسنة" پیش کیا ہے۔ سیرت کی ہر تفصیل میں عملی نصیحت اور اخلاقی سبق پوشیدہ ہیں، جن کی پیروی امت کی سعادت کا ذریعہ ہے۔ مولانا محمد ہاشم نے اس بات پر خاص زور دیا کہ نبی ﷺ کی زندگی کے واقعات محض تاریخی روایات نہیں بلکہ ان میں رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ موجود ہے، خاص طور پر غزوات کو صرف لڑائی نہیں بلکہ الٰہی فتح اور دین کی تبلیغ کی جنگ کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

علم الفقہ کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: فقہی مسائل کا جاندار فتویٰ
- موضوعی نوعیت: دور جدید کے کثیر مسائل پر مشتمل فقہی سوالات کے فقہی جوابات
- کتاب بنام: فتاویٰ دیداریہ
- مصنف کتاب: سید دیدار علی شاہ (م793ھ
- یہ کتاب دورِ جدید کے متنوع اور کثیر فقہی مسائل پر مشتمل ہے، جو نہ صرف فقہ حنفیہ کی روشنی میں جاندار فتویٰ کا مظاہرہ کرتی ہے بلکہ مسائل کو عصر حاضر کے حالات وواقعات سے ہم آہنگ کرتے ہوئے واضح کرتی ہے کہ شرعی احکام کی عملی زندگی میں کیا حیثیت ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس کتاب کو اردو علمی دائرے میں قابلِ فہم، مستند اور تحقیقی اعتبار سے موثر انداز

[19] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، مظہر علم، لاہور، 2000ء، 1/75

میں پیش کیا ہے۔ ترجمہ علمی حسن اور لغوی فصاحت کا حسین امتزاج ہے، جو طلبہ، علماء اور فقہی محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔

سید دیدار علی شاہ لکھتے ہیں:

"الفتوى ليست مجرد قول بل هي اجتهاد مبني على أدلة شرعية وأحكام واقعية، وتهدف إلى تحقيق المصالح ودفع المفاسد."[20]

"فتویٰ محض ایک قول نہیں بلکہ شرعی دلائل اور حقیقی حالات کی بنیاد پر کی گئی اجتہادی رائے ہے، جس کا مقصد مصالح کی حصول اور مفاسد کے دفع کرنا ہے۔"

علم اصولِ فقہ کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: اصولِ فقہ
- موضوعی نوعیت: علم اصول فقہ کی منفرد کتاب
- کتاب بنام: شرح مسلم الثبوت
- مصنف کتاب: علامہ عبد العلی محمد بن نظام الدین (م1145ھ)
- شرح مسلم الثبوت کی علمی حیثیت اس کی تحقیقی گہرائی، موضوعاتی ترتیب اور منطقی وضاحت میں مضمر ہے، جو اسے اصول فقہ کی منفرد اور معتبر کتاب بناتی ہے۔ عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھتے ہیں:

"العلم بالأصول هو مفتاح الفقه، به تعرف أدلة الأحكام وطرق الاستنباط."[21]

"علم اصول کا ادراک فقہ کی کنجی ہے، جس کے ذریعے احکام کے دلائل اور استنباط کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔"

- فقہ کے فہم و استنباط کے لیے اصول کا علم لازمی ہے۔ مصنف نے اس بات کو واضح انداز میں بیان کیا ہے کہ اصول فقہ کے بغیر احکام کی صحیح تشریح ممکن نہیں۔ مترجم نے اس گہرے فکری بیان کو اردو میں جامع اور فہم پذیر انداز میں پیش کیا ہے، جو طلبہ اور محققین کے لیے معاون ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"الاستنباط الشرعي لا يكون إلا على ضوء قواعد الأصول التي تضمن صحة الاجتهاد."[22]

"شرعی استنباط صرف اصولی قواعد کی روشنی میں ممکن ہے جو اجتہاد کی صحت کو یقینی بناتی ہیں۔"

- مصنف نے اصول فقہ کو فقہی استنباط کی ضامن حیثیت دی ہے، جو فقہ کی صحت اور درستگی کے لیے ناگزیر ہے۔ مترجم نے اس علمی تصور کو اردو میں بخوبی منتقل کیا، جو علمی ورثے کی حفاظت اور ترویج کا باعث ہے۔ مصنف نے اصول فقہ کے پیچیدہ موضوعات کو

---

[20] سید دیدار علی شاہ، فتاویٰ دیداریہ، مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، جہلم، 1428ھ، 1/12

[21] علامہ عبد العلی محمد بن نظام الدین، شرح مسلم الثبوت، 1/5

[22] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی)، شرح مسلم الثبوت، 1/67

منظم اور مفصل انداز میں ترتیب دیا ہے۔ مترجم کی کوشش ہے کہ وہ اس علمی حسن کو اردو قارئین تک بہترین انداز میں پہنچائے، جو علمی اعتبار سے نہایت اہم ہے۔

علم التاریخ کی مترجم کتب

- یہ کتاب نہ صرف تاریخی حقائق کا مجموعہ ہے بلکہ اس میں شیخ احمد سرہندی کے علمی، روحانی اور اصلاحی کردار کو دنیا کے سامنے ایک مشعل راہ کی طرح پیش کیا گیا ہے، جو تصوف و تاریخ اسلام کے محققین کے لیے ایک قیمتی ماخذ ہے۔
- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس تحقیقی اور تاریخی مواد کو اردو علمی دنیا میں عام کرنے کا کام انجام دیا ہے، جو طالب علموں، علماء اور محققین کے لیے بے حد مفید ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد لکھتے ہیں:

"التاريخ يبين كيف كان للشيخ أحمد دور محوري في إصلاح الفكر الإسلامي في عصره."[23]

"تاریخ بتاتی ہے کہ شیخ احمد نے اپنے دور میں اسلامی فکر کی اصلاح میں مرکزی کردار ادا کیا۔"

- مفتی محمد علیم الدین کہ یہ فرمانا تاریخی پس منظر اور اصلاحی خدمات کی وضاحت کرتا ہے، جو کتاب کے تحقیقی معیار کو نمایاں کرتا ہے۔ مترجم نے اس تاریخی حقائق کو اردو قاری تک بآسانی پہنچایا ہے، جو علمی و تحقیقی قدر کا حامل ہے۔

اصلاح معاشرہ کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: اصلاح معاشرہ کے بعد اللہ کو طرف مخلوق کا رجوع کرنے والی کتاب
- موضوعی نوعیت: تصوف، اخلاق اور روحانی تربیت کے اہم ابواب پر مشتمل ہے۔
- کتاب بنام: انیس الطالبین وعدۃ السالکین
- مصنف کتاب: صلاح بن مبارک (م793ھ)
- مصنف صلاح بن مبارک نے تصوف کی روحانی تعلیمات کو سماجی اصلاح کے ساتھ مربوط کیا ہے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں کی فلاح و بہبود ممکن ہو سکے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس قیمتی علمی اثاثے کو اردو زبان میں عام کیا، جو اہلِ علم، متفکرین اور روحانی متلاشیوں کے لیے بہت مفید ہے۔ یہ کتاب عصرِ حاضر کے سماجی و روحانی بحرانوں کے حل میں ایک مؤثر ذریعہ ہے، جو فکری و عملی اصلاح کا ایک جامع ماخذ فراہم کرتی ہے۔ صلاح بن مبارک لکھتے ہیں:

"إن اصلاح النفس هو بداية إصلاح المجتمع، وبه تتقرب العباد إلى الله."[24]

"نفس کی اصلاح معاشرے کی اصلاح کی ابتدا ہے، اور اس سے بندے اللہ کے قریب ہوتے ہیں۔"

---

[23] ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، الشیخ احمد السرہندی، خانقاہ سلطانیہ، جہلم، 68/2

[24] صلاح بن مبارک، انیس الطالبین وعدۃ السالکین، غیر مطبوعہ، 12/1

- یہ کتاب کے مرکزی موضوع کو واضح کرتا ہے کہ معاشرتی اصلاح کا آغاز نفس کی اصلاح سے ہوتا ہے، جو دینی اور روحانی فکر کی بنیاد ہے۔ اخلاق معاشرے کا ستون ہیں، اور انہیں روحانی تربیت کے ذریعے پاک کرنا ضروری ہے۔ جہاں اصلاح معاشرہ کے لیے اخلاقی تربیت کو بنیاد سمجھا گیا ہے۔

علمِ فقہ النساء کی مترجم کتب

- علمی نوعیت: عورتوں کے فقہی مسائل
- موضوعی نوعیت: خواتین کے معاملاتِ عبادات سے متعلق مسائل کا حل
- کتاب بنام: تحفۃ النبلاء فی جماعۃ النساء

مفتی محمد علیم الدین کا منہج واسلوب

منطقی استدلال

- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے اس مشکل ترین کلامی متن کو اردو جامہ پہنا کر عقائد کے طلبہ، محققین اور اہلِ علم کے لیے ایسا در کھولا ہے جس سے صدیوں قدیم اصولی واستدلالی مباحث تک آسان اور معتبر رسائی ممکن ہوگئی۔ یہ خدمت علمی دنیا میں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

> "العقلُ أساسُ التكليفِ، وبِهِ يُدرَكُ صِدقُ النُّبُوَّةِ، وامتناعُ الجَهلِ على اللهِ تعالىٰ، فَلَولَا العَقلُ ما ثَبَتَ أصلٌ من أصولِ الدِّينِ."[25]
>
> "عقل تکلیف کی بنیاد ہے، اسی کے ذریعے نبوت کی صداقت کا ادراک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے جہل کے محال ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر عقل نہ ہوتی تو دین کے کسی اصل کا ثبوت ممکن نہ رہتا۔"

مذکورہ بالا عبارت المعتمد فی المعتقد کی کلامی روح کو نہایت خوبی سے واضح کرتی ہے۔ عقل کو "أساس التکلیف" قرار دینا اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ دین اپنی ذمہ داری انہی پر عائد کرتا ہے جن میں فہم وادراک کی صلاحیت موجود ہو۔

سیرت النبی ﷺ اسوہ کامل

- یہ کتاب حضور پاک ﷺ کی زندگی کے اہم اور متنوع واقعات کا مفصل بیان پیش کرتی ہے، جس میں غزوات، سفری حالات، اجتماعی و انفرادی واقعات شامل ہیں۔ اس جامع سیرت کی اردو میں ترجمہ کاری کا کام مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے نہایت فنی اور علمی مہارت کے ساتھ انجام دیا، جس سے یہ کتاب اردو قاری کے لیے آسان اور قابلِ فہم بن گئی۔ ترجمہ محض لغوی نہیں بلکہ فکری و تحقیقی

---

[25] شہاب الدین تورپشتی، (مترجم: مفتی محمد علیم الدین نقشبندی)، المعتمد فی المعتقد، غیر مطبوعہ، مسودہ: 1/45

اعتبار سے بھی قابلِ قدر ہے، جو آج کے دور میں سیرت کی تعلیم و تدریس کے لیے ایک معتبر ذریعہ ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"وكان رسول الله ﷺ قدوة حسنة في جميع أحواله، فتتبع سيرته، تجد الدروس والعبر في كل حادثة، ومنها الغزوات التي كانت معارك فتح وهداية."[26]

"رسول اللہ ﷺ تمام حالات میں بہترین نمونہ تھے، ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ہر واقعے میں عبرت اور سبق ملتے ہیں، خاص طور پر غزوات جو فتح و ہدایت کی جنگیں تھیں۔"

جہاں مؤلف نے حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کو بطور "قدوة حسنة" پیش کیا ہے۔ سیرت کی ہر تفصیل میں عملی نصیحت اور اخلاقی سبق پوشیدہ ہیں، جن کی پیروی امت کی سعادت کا ذریعہ ہے۔ مولانا محمد ہاشم نے اس بات پر خاص زور دیا کہ نبی ﷺ کی زندگی کے واقعات محض تاریخی روایات نہیں بلکہ ان میں رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ موجود ہے، خاص طور پر غزوات کو صرف لڑائی نہیں بلکہ الٰہی فتح اور دین کی تبلیغ کی جنگ کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

فقہی تجزیہ و تقابل

- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس کتاب کو اردو علمی دائرے میں قابلِ فہم، مستند اور تحقیقی اعتبار سے موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ ترجمہ علمی حسن اور لغوی فصاحت کا حسین امتزاج ہے، جو طلبہ، علماء اور فقہی محققین کے لیے ایک قیمتی علمی سرمایہ ہے۔ سید دیدار علی شاہ لکھتے ہیں:

"الفتوى ليست مجرد قول بل هي اجتهاد مبني على أدلة شرعية وأحكام واقعية، وتهدف إلى تحقيق المصالح ودفع المفاسد."[27]

"فتویٰ محض ایک قول نہیں بلکہ شرعی دلائل اور حقیقی حالات کی بنیاد پر کی گئی اجتہادی رائے ہے، جس کا مقصد مصالح کی حصول اور مفاسد کے دفع کرنا ہے۔"

- جہاں مصنف نے فتویٰ کو محض لفظی جواب نہیں بلکہ اجتہادی عمل قرار دیا ہے جو شرعی نصوص اور حالات کی جامع سمجھ بوجھ پر مبنی ہوتا ہے۔ اس سے کتاب کی علمی گہرائی اور عملی افادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ترجمہ میں یہ مفہوم بخوبی اردو میں منتقل کیا گیا ہے، جو طلبہ اور علماء کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"في زمن تتغير فيه الأحوال وتتبدل فيه المسائل، يصبح من الضروري إصدار فتاوى تعالج المستجدات بما يتوافق مع الشريعة."[28]

---

[26] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، مظہر علم، لاہور، 2000ء، 1/75

[27] سید دیدار علی شاہ، فتاویٰ دیداریہ، مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، جہلم، 1428ھ، 1/12

[28] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، فتاویٰ دیداریہ، مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، جہلم، 1428ھ، 2/45

"ایسے دور میں جب حالات بدل رہے ہوں اور مسائل نئے ہوں، ضروری ہو جاتا ہے کہ ایسے فتاویٰ جاری کیے جائیں جو شرعی اصولوں کے مطابق نئے حالات کا حل پیش کریں۔"

یہ کتاب کی موضوعی نوعیت اور عصری اہمیت کو نمایاں کرتا ہے کہ فقہ میں جدت اور جدید مسائل کے حل کے لیے اجتہادی رویے کی کتنی ضرورت ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے اس فکری تناظر کو اردو زبان میں مؤثر انداز میں پیش کیا ہے، جو فقہی استنباط کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

اجتہاد و قیاس راہنمائی

- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے میں اس علمی گہرائی اور فصاحت کو بخوبی منتقل کیا گیا ہے۔ ترجمہ میں دقتِ زبان، فصاحت اور سلیس انداز کی وجہ سے یہ کتاب اردو علمی دنیا میں اصول فقہ کی ایک قابلِ قدر تحقیق و تدبر کی کتاب کے طور پر جانی جاتی ہے۔

عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھتے ہیں:

"العلم بالأصول هو أساس الاجتهاد والقياس في الفقه."[29]

"اصول کا علم فقہ میں اجتہاد اور قیاس کی بنیاد ہے۔"

- اصول فقہ کے علم کے بغیر اجتہاد اور قیاس کا درست اطلاق ممکن نہیں۔ مصنف نے اصول کو فقہ کی اصلیت اور علمی استدلال کا مرکز قرار دیا ہے، جسے مترجم نے اردو میں مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"الكتاب يتميز بأسلوبه المنهجي الدقيق الذي يربط بين النصوص الشرعية والمقاصد الفقهية."[30]

"یہ کتاب اپنی منظم اور دقیق اسلوب کی وجہ سے ممتاز ہے جو شرعی نصوص اور فقہی مقاصد کو مربوط کرتی ہے۔"

موضوعاتی تنظیم اور علمی استدلال کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح مصنف نے اصول فقہ کے پیچیدہ مباحث کو منظم اور جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ مترجم کی محنت ہے کہ اس علمی حسن کو اردو زبان میں بہترین انداز میں منتقل کیا جائے۔

خواتین کو مسائل سے آگاہی

- مصنف علامہ عبد الحئ فرنگی محلی نے علمی وسعت، فقہی دقت اور موضوعاتی تنظیم کے ذریعے اس کتاب کو خواتین کے مسائل کا ایک معتبر حوالہ بنایا ہے۔ کتاب کی یہ خاصیت ہے کہ یہ نہ صرف مسئلہ بیان کرتی ہے بلکہ اس کے تفصیلی دلائل، مختلف فقہی آراء، اور عملی اطلاقات پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔

---

[29] علامہ عبد العلی محمد بن نظام الدین، شرح مسلم الثبوت، غیر مطبوعہ، 1/12

[30] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، شرح مسلم الثبوت، غیر مطبوعہ، 1/45

- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمہ میں یہ علمی گہرائی اور فصاحت بخوبی نظر آتی ہے، جس سے اردو قاری کو اس علمی خزانے کی دسترس آسان ہو گئی ہے۔ ترجمہ کے ذریعے خواتین کے فقہی مسائل پر فہم و ادراک میں اضافہ ہوا ہے، جو اس علمی میدان میں ایک نمایاں خدمت ہے۔ علامہ عبد الحئ فرنگی محلی لکھتے ہیں:

"فقه النساء يتطلب دراسة متأنية لما تتميز به المرأة من أحوال فريدة وتأثيرات خاصة في المعاملات الشرعية."[31]

"فقہ خواتین میں غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ عورت کی خاص طبیعت اور شرعی معاملات پر اس کے منفرد اثرات ہوتے ہیں۔"

- یہ آراء کتاب کی علمی خصوصیت کو واضح کرتا ہے کہ خواتین کے مسائل میں شرعی احکام کو فہم کرنے کے لیے تفصیلی اور محتاط مطالعہ درکار ہے۔ مصنف نے اس ضرورت کو گہرائی سے بیان کیا ہے اور مترجم نے اسے اردو زبان میں مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"الكتاب يقدم نظرة شاملة للفقه النسائي تشمل الحقوق والواجبات والمسائل الفقهية المتعلقة بالعبادات والمعاملات."[32]

"یہ کتاب فقہ خواتین کے حقوق، واجبات، اور عبادات و معاملات سے متعلق فقہی مسائل کا جامع جائزہ پیش کرتی ہے۔"

- یہ نظریہ کتاب کی موضوعاتی وسعت اور جامعیت کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح یہ تصنیف خواتین کے فقہی مسائل کو ہر زاویے سے تفصیل سے بیان کرتی ہے، جو طلبہ اور علماء کے لیے انتہائی مفید ہے۔

مستند حوالہ جات

- کتاب میں تاریخی حوالہ جات، مستند اسناد اور معاصر علمی گفتگو شامل ہیں جو اسے معاصر اور کلاسیکی علمی دنیا دونوں کے لیے قابلِ استفادہ بناتے ہیں۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمہ نے اس علمی ورثے کو اردو زبان میں بآسانی قابلِ فہم اور قابلِ رسائی بنایا ہے، جو طلبہ، محققین اور اہلِ تصوف کے لیے ایک اہم وسیلہ ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"هذه السيرة تقدم دراسة شاملة لتاريخ التصوف وأثر الشيخ أحمد في تجديده."[33]

"یہ سوانح تصوف کی تاریخ اور شیخ احمد کے تجدیدی اثرات کا جامع مطالعہ پیش کرتی ہے۔"

---

[31] علامہ عبد الحئ فرنگی محلی، تحفۃ النبلاء فی جماعۃ النساء، مکتبہ العکم، کراچی، 1/20

[32] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، تحفۃ النبلاء فی جماعۃ النساء، مکتبہ العکم، کراچی، 2/42

[33] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، الشیخ احمد السرہندی، خانقاہ سلطانیہ، جہلم، 1/30

- مفتی محمد علیم الدین کے ترجمہ کا یہ اقتباس کتاب کی علمی وسعت اور تحقیقی نوعیت کو نمایاں کرتا ہے، جہاں نہ صرف سوانح حیات بلکہ تصوف کی تاریخ اور تجدید پر مفصل بحث کی گئی ہے، جو علمی معیار کو بلند کرتا ہے۔ کتاب کی تحقیق کی گہرائی اور مستند حوالہ جات کو ظاہر کرتا ہے، جو محققین کے لیے انتہائی قیمتی ہے اور اس کی علمی حیثیت کو تقویت دیتا ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد لکھتے ہیں:

"ایسی تصانیف کے تراجم اسلامی تاریخ کی نمایاں شخصیات کے ثقافتی اور مذہبی فہم کو بڑھاتے ہیں۔"[34]

- اس ترجمہ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے کہ کس طرح یہ کتاب اردو قاری کے لیے تاریخی اور دینی شعور کو وسعت دیتی ہے، اور شیخ احمد سرہندی کی علمی شخصیت کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

تربیتِ نفس

- کتاب المکتوبات المجددیہ اسلامی تصوف، روحانیت اور اخلاقی تربیت کے علمی شعبے میں ایک نمایاں تحقیقی و عملی کام ہے۔ یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانی کی تحریروں، خطوط، اور نصائح کا مجموعہ ہے، جو معرفتِ الٰہی، تزکیہ نفس، اور صراط مستقیم کی پیروی پر مرکوز ہے۔

- مصنف امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے اس علمی خزانے میں تصوف کی گہرائیوں اور دین کی روحانی تعلیمات کو جامع انداز میں پیش کیا ہے، جو علمی تحقیق، دینی تربیت اور روحانی اصلاح کے لیے ایک معتبر وسیلہ ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس علمی و روحانی اثاثے کو اردو زبان میں آسان اور قابلِ فہم بنا دیا ہے، جس سے طلبہ، اہلِ تصوف اور عام قاری کو دینی و روحانی علوم تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"المكتوبات تقدم منهجًا علميًا وروحيًا لتربية النفس وتقوية الإيمان."[35]

"المکتوبات نفس کی تربیت اور ایمان کی تقویت کے لیے ایک علمی اور روحانی طریقہ کار پیش کرتی ہے۔"

- یہ کتاب کی علمی و تربیتی نوعیت کو واضح کرتی ہے، جہاں علم و روحانیت کا امتزاج قاری کو مکمل تربیت فراہم کرتا ہے۔ مجدد کی تعلیمات دینی اور عملی علم کو یکجا کرتی ہیں تاکہ کامل انسان کی تربیت کی جا سکے۔ اس کتاب کا ترجمہ تصوف کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح یہ کتاب علمی دنیا میں تصوف اور روحانی علوم کی تحقیق کو تقویت دیتی ہے۔

روحانی تربیت و اصلاح

- کتاب انیس الطالبین وعدۃ السالکین اصلاح معاشرہ، تصوف، اور اخلاقی و روحانی تربیت کے شعبے میں ایک تحقیقی اور علمی دستاویز ہے۔ یہ کتاب فرد کی روحانی ترقی اور اخلاقی بہتری کے ذریعے معاشرتی اصلاح کے فلسفہ کو پیش کرتی ہے۔ مصنف صلاح بن مبارک نے اپنی تصنیف میں اللہ کی طرف رجوع اور مخلوق سے رجوع کی پیچیدہ نفسیاتی و سماجی حالتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک جامع علمی فریم ورک

---

[34] ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، الشیخ احمد السرہندی، 1/12

[35] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، المکتوبات المجددیہ، مکتبہ العصر، جہلم، 1/25

پیش کیا ہے، جو دورِ جدید کے معاشرتی وفکری مسائل کے حل کے لیے نہایت اہم ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کے ترجمے نے اس علمی خزانے کو اردو زبان میں قابلِ فہم اور تحقیقی معیار کے مطابق پیش کیا ہے، جس سے اہلِ علم، محققین اور طلبہ کو تصوف اور اصلاح معاشرہ کی گہری سمجھ بوجھ حاصل ہوئی ہے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں:

"الكتاب يجمع بين التصوف والفقه والأخلاق في منهج متكامل لإصلاح النفس والمجتمع."[36]

"کتاب تصوف، فقہ اور اخلاق کو ایک مکمل طریقہ کار کے تحت نفس اور معاشرے کی اصلاح کے لیے یکجا کرتی ہے۔"

- یہ کتاب کی علمی جامعیت کو واضح کرتا ہے کہ کس طرح یہ مختلف علوم کو یکجا کر کے فکری و عملی اصلاح پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب معاشرتی مسائل کے حل میں روحانیت اور اخلاق پر زور کتاب کی علمی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے ۔

خلاصہ بحث

- مفتی محمد علیم الدین نقشبندی عصرِ حاضر کے اُن جید علما میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے تصنیف، تالیف اور ترجمہ کے میدان میں نہایت متوازن، علمی اور اعتدال پسند منہج اختیار کیا۔ ان کی علمی کاوشوں کا مرکزی محور قرآن وسنت کی صحیح تفہیم، فقہی بصیرت کی ترویج، اور امتِ مسلمہ کو فکری و عملی سطح پر راہِ اعتدال کی طرف رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ ان کی تصانیف میں تحقیقی دیانت، مصادر کی صحت، اور اکابرِ امت کے فہم کی پاسداری نمایاں طور پر جلوہ گر ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کا منہج بنیادی طور پر نقلی دلائل کی مضبوط بنیاد اور عقلی استدلال کی متوازن توضیح پر قائم ہے۔ وہ کسی مسئلے کو پیش کرتے وقت قرآنِ کریم کی نصوص، صحیح احادیث، آثارِ صحابہؓ، اور ائمہ فقہ کے اقوال کو باہم مربوط انداز میں ذکر کرتے ہیں۔ اس اسلوب کی خاص بات یہ ہے کہ وہ اختلافی مسائل میں غیر ضروری شدت یا تعصب سے گریز کرتے ہوئے راجح قول کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، جس سے قاری میں وسعتِ نظر اور فکری اعتدال پیدا ہوتا ہے۔ ان کی تالیفات کا اسلوب علمی ہونے کے ساتھ ساتھ اصلاحی اور تربیتی بھی ہے۔ وہ محض مسائل کے انبار لگانے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کے پس منظر، حکمت اور عملی تطبیق کو بھی واضح کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتب مدارس کے طلبہ، علماء، اور عام تعلیم یافتہ طبقے تینوں کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوتی ہیں۔ زبان سادہ، بامحاورہ اور غیر مبہم ہے، جس سے علمی مواد کی ترسیل مؤثر انداز میں ممکن ہوتی ہے۔ ترجمہ نگاری کے میدان میں مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کا منہج خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ وہ ترجمہ کو محض لفظی منتقلی نہیں سمجھتے بلکہ مفہومی ترجمہ کو ترجیح دیتے ہیں، تاکہ اصل مصنف کے مقصود اور فکری روح کو اردو داں طبقے تک صحیح صورت میں منتقل کیا جاسکے۔ اس ضمن میں وہ عربی متن کے علمی نکات، فقہی اشارات اور اصطلاحی باریکیوں کو حواشی یا توضیحات کے ذریعے واضح کر دیتے ہیں، جس سے قاری کو اصل متن کے فہم میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔ تحقیقی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کی تصانیف وتراجم نہ صرف علمی معیار پر پورا اترتے ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے فکری چیلنجز کا مؤثر جواب بھی فراہم کرتے ہیں۔ ان کا منہج روایت اور

---

[36] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی ،انیس الطالبین وعدۃ السالکین، 1/ 8

جدت کے حسین امتزاج کی عملی مثال ہے، جہاں قدیم علمی سرمایہ محفوظ بھی رہتا ہے اور جدید ذہن کے لیے قابلِ فہم بھی بن جاتا ہے۔یوں ان کی علمی خدمات اردو اسلامی لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہیں اور آئندہ تحقیق کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔